روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
جمعہ 11 جولائی 2014ء 12 رمضان 1435 ہجری 11 وفا 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 158

مجاہد اور قاعد میں درجہ کا فرق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہے اور نماز قائم کرتا اور رمضان کے روزے رکھتا ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ پر گویا یہ حق ہو جاتا ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے خواہ ایسا انسان خدا کے رستہ میں جہاد کرے یا کہ اپنے پیدائشی گھر کے باغیچہ میں ہی قاعد بن کر بیٹھا رہے۔ مگر ان کے درجات میں زمین وآسمان کا فرق ہوتا ہے۔

(بخاری کتاب الجہاد والسیر باب درجات المجاہدین فی سبیل اللہ حدیث نمبر 2790)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔

یہ لوگ ہیں کہ تکلف سے اپنے آپ کو مشقت سے محروم رکھتے ہیں۔ اس لئے خدا ان کو دوسری مشقتوں میں ڈالتا ہے اور نکالتا نہیں اور دوسرے جو خود مشقت میں پڑتے ہیں ان کو وہ آپ نکالتا ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا تعالیٰ اس کے نفس پر شفقت کرے کیونکہ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے واسطے جہنم ہے اور خدا تعالیٰ کی شفقت جنت ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کے قصہ پر غور کرو کہ جو آگ میں گرنا چاہتے ہیں تو ان کو خدا تعالیٰ آگ سے بچاتا ہے۔ اور جو خود آگ سے بچنا چاہتے ہیں وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ یہ سلم ہے اور یہ...... ہے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش آئے۔ اس سے انکار نہ کرے۔ اگر آنحضرت ﷺ اپنی عصمت کی فکر میں خود لگتے تو واللّٰہ یعصمك من الناس (المائدہ: 68) کی آیت نازل نہ ہوتی۔ حفاظت الٰہی کا یہی سر ہے۔ (ملفوظات جلد دوم ص 564)

سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی نے اپنے کسی ضروری کام کے لئے مدراس واپس جانے کی اجازت طلب کی کیونکہ ان کو واپسی کے لئے تار بھی آیا تھا۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

”آپ کا اس مبارک مہینہ (رمضان) میں یہاں رہنا ازبس ضروری ہے اور فرمایا ہم آپ کے لئے وہ دعا کرنے کو تیار ہیں جس سے باذن اللہ پہاڑ بھی ٹل جائے۔ فرمایا آجکل میں احباب کے پاس کم بیٹھتا ہوں اور زیادہ حصہ اکیلا رہتا ہوں۔ یہ احباب کے حق میں ازبس مفید ہے۔ میں تنہائی میں بڑی فراغت سے دعائیں کرتا ہوں اور رات کا بہت سا حصہ بھی دعاؤں میں صرف ہوتا ہے۔“ (ملفوظات جلد اول ص 311)

ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے۔ تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔

(ملفوظات جلد دوم ص 563)

احمدی طالبہ کا اعزاز

نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول کی طالبہ عزیزہ ملیحہ احمد عیشاء بنت مکرم طاہر احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے آغا خان بورڈ کے تحت ہونے والے میٹرک کے امتحانات 2014ء میں ملک بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ اور اس کے والدین کے لئے یہ اعزاز بہت مبارک کرے۔ اسی طرح اساتذہ اور ادارہ کے لئے بھی یہ اعزاز ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ آمین

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

(نصرت جہاں کالج بوائز ربوہ)

نصرت جہاں کالج بوائز دارالنصر غربی ربوہ میں ایف ایس سی فرسٹ ایئر کلاس میں داخلہ کے لئے خواہش مند طلباء کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ ادارہ کے طلباء آغا خان بورڈ کا امتحان دیا کرتے ہیں۔

ادارہ ہذا میں درج ذیل گروپس میں داخلہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

گروپ نمبر 1۔ پری انجینئرنگ مضامین
گروپ نمبر 2۔ پری میڈیکل مضامین
گروپ نمبر 3۔ I.C.S مضامین
گروپ نمبر 4۔ میتھ، سٹیٹ، اکنامکس

داخلہ فارم ادارہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جو درج ذیل دستاویزات کے ساتھ انٹرویو والے دن جمع ہوگا۔

انٹرویو برائے داخلہ مورخہ 23 جولائی 2014ء کو صبح 9 بجے کالج میں ہوگا۔

داخلہ فارم کے ساتھ درج ذیل دستاویزات منسلک کرنا ہوں گی۔

(i) چار عدد حالیہ رنگین تصاویر سائز $1\frac{1}{2}$x2 کالر والی سفید قمیص میں اور ہلکے نیلے بیک گراؤنڈ پر۔ بغیر ٹوپی ہونا ضروری ہے۔

(ii) رزلٹ کارڈ کی کاپی

(iii) کریکٹر سرٹیفکیٹ جس ادارہ سے میٹرک کیا ہے۔

باقی صفحہ 8 پر

مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید

تحریک جدید اور امام وقت کی دعائیں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

''اور (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (ان) کے پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔'' (البقرہ 187)

اسی طرح دعا کی اہمیت کے بارہ میں حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ: **''اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔''**

(ترمذی کتاب الدعوات، حدیقۃ الصالحین صفحہ 98)

پس خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ پکارنے والے کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ دعا کے دو طریق ہیں۔ پہلے تو یہ کہ انسان خود خدا تعالیٰ کے حضور اپنی حاجات کے لئے دعائیں کرے۔ دوسرا دعا کی غرض سے کسی بزرگ ہستی کی خدمت میں عرض کرے۔ خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے برگزیدہ بندوں کی دعاؤں کو زیادہ سنتا ہے کیونکہ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کی خواہشات کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ بھی ان کی دعاؤں اور خواہشات کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ یہی وجہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ جہاں خود بھی اپنے لئے دعائیں کرتے تھے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی ضرور دعا کے لئے عرض کرتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان کی دعاؤں میں وہ طاقت نہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو میسر ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود سے بھی آپ کے رفقاء بڑی کثرت سے دعاؤں کی درخواست کرتے اور آپ کی وفات کے بعد بھی یہ سلسلہ خلفائے احمدیت کے ذریعہ جاری و ساری ہے۔ لاکھوں احمدی روزانہ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کرتے ہیں اور ہر ایک ان دعاؤں کی قبولیت کی طاقت کے نظارے دیکھ رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں خلافت کی اس نعمت سے نوازا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ پیارا شب و روز ہر فردِ جماعت کے لئے دعا گو ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔ **''غرض کہ کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفہ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔ میں بھی اور میرے سے پہلے خلفاء بھی یہی کچھ کرتے رہے''۔** نیز فرماتے ہیں۔ **'' دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں میں نہ پہنچا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو''۔**

(الفضل انٹرنیشنل 27 جون 2014ء خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جون 2014)

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارا امام ہمارے لئے اس قدر فکر مند اور دعاؤں میں مصروف ہے۔ پس ہماری بھی ذمہ داری ہے کہ ان دعاؤں کا وارث بننے کے لئے اپنی عملی اصلاح کرتے ہوئے دین کے لئے قربانی کریں۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''استجابت دعا کے لئے ایک ایسی شرط ہے جو تمام شرطوں سے مشکل تر ہے کیونکہ اس کا پورا کرنا خدا کے مقبول بندوں کے ہاتھ میں نہیں بلکہ اس شخص کے ہاتھ میں ہے جو دعا کرانا چاہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ نہایت صدق اور کامل اعتقاد اور کامل یقین اور کامل ارادت اور کامل غلامی کے ساتھ دعا کا خواہاں ہو اور یہ دل میں فیصلہ کرلے کہ اگر دعا قبول بھی نہ ہو تا ہم اس کے اعتقاد اور ارادت میں فرق نہیں آئے گا اور دعا کرانا آزمائش کے طور پر نہ ہو بلکہ سچے اعتقاد کے طور پر ہو اور نہایت نیاز مندی سے اس کے دروازے پر گرے اور جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے مال سے خدمت سے ہر ایک طور کی اطاعت سے ایسا قرب پیدا کرے کہ اس کے دل کے اندر داخل ہو جائے اور باایں ہمہ نہایت درجہ پر نیک ظن ہو اور اس کو نہایت درجہ کا متقی سمجھے اور اس کی مقدس شان کے برخلاف ایک خیال بھی دل میں لانا کفر خیال کرے اور اس قسم کی طرح طرح کی جاں نثاری دکھلا کر سچے اعتقاد کو اس پر ثابت اور روشن کردے اور اس کی مثل دنیا میں کسی کو بھی نہ سمجھے اور جان سے مال سے آبرو سے اس پر فدا ہو جائے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 ص 27)

حضرت میاں عبد اللہ صاحب سنوری سے روایت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ محض رسمی طور پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دینے سے دعا نہیں ہوتی بلکہ اس کے لئے ایک خاص قلبی کیفیت کا پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ جب آدمی کسی کے لئے دعا کرتا ہے تو اس کے لئے ان دو باتوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہوتا ہے یا تو اس شخص کے ساتھ کوئی ایسا گہرا تعلق اور رابطہ ہو کہ اس کی خاطر دل میں ایک خاص درد اور گداز پیدا ہو جائے جو دعا کے لئے ضروری ہے اور یا اس شخص نے کوئی ایسی دینی خدمت کی ہو کہ جس پر دل سے اس کے لئے دعا نکلے۔

(سیرت المہدی جلد اوّل حصہ اوّل صفحہ 238)

پس موجودہ زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کے روحانی وارث اور جانشین ہمارے لئے ہر لمحہ دعا گو ہیں اور جہاں افراد جماعت کا خلیفہ وقت سے ایک ذاتی تعلق بھی ہے وہاں چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک یہ بھی کوشش کرے کہ اس کو دین کی خدمت کے ایسے مواقع میسر آتے رہیں کہ جس پر خلیفہ وقت کے دل کو ایسی راحت ملے اور ایسی خوشی ملے کہ ان کے دل سے ہمارے لئے بے اختیار خاص دعائیں نکلیں اور بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت پا جائیں۔ آمین۔ تو خوشخبری ہے ایسے متلاشیوں کے لئے کہ ایک بار پھر رمضان آیا اور پھر قربانیوں اور دعاؤں کا ایک خاص ماحول میسر آ گیا۔ اسی طرح کا ایک موقع احباب جماعت کے لئے تحریک جدید کی مالی قربانی کے میدان میں بھی موجود ہے۔ حسب روایت امسال بھی 29 رمضان المبارک تک چندہ تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کرنے والوں کے نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں بغرض دعا پیش کئے جائیں گے۔ تو احباب جماعت انصار، خدام، اطفال، لجنہ، ناصرات اور بچگان سب کے لئے غور کرنے کا مقام ہے کہ نظام جماعت خلیفہ وقت کی خدمت میں ان دوستوں کے نام بھجوائے کہ ان دوستوں نے دین کی خدمت کی ان کے لئے دعا کی درخواست ہے اور خدا کا خلیفہ خود ان قربانی کرنے والوں کے لئے دعا گو ہو تو ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ ان خوش نصیبوں میں شامل ہو جائے جن کے نام دربار خلافت میں اس فہرست میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محبت اور اخلاص کے ساتھ مقبول قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں تحریک جدید کی دعائیہ فہرست میں بصد شوق حصہ لے کر حضور انور کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔

☆............☆............☆

جھوٹ سے اجتناب

☆ ارشادِ باری ہے:۔

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ...... ﴿البقرۃ: 11﴾

اُن کے دلوں میں بیماری ہے۔ پس اللہ نے اُن کو بیماری میں بڑھا دیا۔ اور اُن کے لئے بہت دردناک عذاب (مقدّر) ہے بوجہ اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمہیں جھوٹ سے بچنا چاہئے کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کا باعث بن جاتا ہے اور فسق و فجور سیدھا آگ کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایک شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذّاب یعنی جھوٹا لکھا جاتا ہے۔''

(مسلم کتاب البر و الصلة باب قبح الكذب و حسن الصدق و فضله)

☆ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔ عام طور پر دنیا دار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہو جاتے ہیں مگر میں کیونکر اس کو باور کروں؟ مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی ایک میں بھی ایک لفظ بھی مجھے جھوٹ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ کوئی بتائے کہ کسی ایک میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے شکست دی ہو۔ اللہ تعالیٰ تو آپ سچائی کا حامی اور مددگار ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے؟ اگر ایسا ہو تو دنیا میں پھر کوئی شخص سچ بولنے کی جرأت نہ کرے اور خدا تعالیٰ پر سے ہی اعتقاد اُٹھ جاوے۔ راستباز تو زندہ ہی مر جاویں۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 638)

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل جھوٹ کے بدنتائج سے یوں خبردار فرماتے ہیں:

''انسان کو جھوٹ سے بہت ہی بچنا چاہئے۔ دیکھو کہ نفاق جیسے گندے گناہ اور مرض کا سبب بھی یہی جھوٹ ہے......قرآن مجید میں جھوٹ بولنے والوں پر لعنت آئی ہے اور آنحضرتؐ سے بھی جب جھوٹ کی نسبت دریافت کیا گیا کہ مومن سے فلاں فلاں گناہ ہو سکتے ہیں۔ **فرمایا:** ہاں۔ لیکن جب جھوٹ کی نسبت دریافت کیا گیا تو **فرمایا:** نہیں۔ الغرض کہ جھوٹ بہت برا مرض ہے۔ مومن کو اس سے ہمیشہ بہت ہی بچنا چاہئے۔''

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 92,91)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب کو جھوٹ سے بچنے کے حوالہ سے محاسبۂ نفس کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''سچائی کا بنیادی سبب ہمیشہ ہر ایک کو پیش نظر رہنا چاہئے تاکہ زندگی میں بھی اور بعد میں بھی سچوں میں ہی ذکر ہو اور ان کا سچوں میں ہی شمار ہو۔ پس اس پہلو سے بھی ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو، کوئی ایسا کلمہ نہ نکلے جو سچائی کے خلاف ہو۔ اس کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے تاکہ اپنے ربّ کے احسانوں کا شکر ادا کر سکے اور اُس کے انعاموں کا وارث بن سکے...... ہر ایک شام کو اپنا جائزہ لے تاکہ پتہ لگے کہ کس حد تک صدق پر قائم ہے، ضمیر گواہی دے کہ ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا اور راتیں بھی اس بات کی گواہی دیں کہ تقویٰ سے رات بسر کی۔ اگر دن اور رات میں ہماری سچائی اور تقویٰ کے معیار رہے تو کامیابی ہے لیکن اگر معیار گِر رہے ہیں تو اس......حوالے سے کہ ہم نے آنے والے منادی کو سنا، منادی کو مانا یہ بات غلط ہو جائے گی، یہ جھوٹ ہے، اپنے نفس سے بھی دھوکہ ہے اور خدا تعالیٰ جو ہمارا ربّ ہے اُس سے بھی دھوکہ ہے۔''

(خطباتِ مسرور جلد چہارم صفحہ 600)

☆............☆............☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ   مطبع: ضیاء الاسلام پریس   مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ   قیمت 5 روپے

مکرم بریگیڈئر (ر) دبیر احمد پیر صاحب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطور سپہ سالار

غزوات اور دفاعی جنگوں میں قائدانہ صلاحیتوں کا کامل نمونہ

مسلمانوں کو اپنے دفاع میں دشمن سے لڑائی کی اجازت ملنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں 28 غزوات اور 44 سرایا ہوئے (کل 72 مہمات) اس طرح 8 سالوں میں ہر سال اوسطاً 9 مہمات بھیجی گئیں۔ ان مہمات میں مسلمانوں کی تعداد چند سے لے کر دس ہزار افراد تک تھی۔ وہ مسلمان جو کہ مکہ میں کم تعداد کی وجہ سے بہت کمزور تھے۔ مدینہ میں ایک آزاد ریاست کے طور پر ابھرے۔ یہ ٹرانسفارمیشن (transformation) صرف رسول اللہ ﷺ کی فہم و فراست کی وجہ سے عمل میں آئی۔ آپ ﷺ نے ایک سپاہی کے طور پر بھی غزوات میں حصہ لیا اور دفاعی جنگوں میں بطور جرنیل اپنے لشکر کی کمان کر کے بھی کامل نمونہ پیش کیا اور جنگوں میں عمومی طور پر کم تعداد کے باوجود فتوحات حاصل کیں۔ رسول اللہ ﷺ پرفیکشن (Perfection) کا نمونہ اور خوبیوں کا مجموعہ تھے۔ اسی وجہ سے آپ ﷺ ایک بہت ہی اعلیٰ پائے کے لیڈر، سیاستدان (statesman) اور فوجی کمانڈر تھے۔ مسلمانوں کو جنگ کی اجازت ملنے سے لے کر آپ ﷺ کی وفات تک کے عرصے کو چار حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

☆ ہجرت سے غزوہ بدر تک کا عرصہ

☆ غزوہ بدر سے غزوہ احزاب تک کا عرصہ

☆ غزوہ احزاب سے غزوہ حنین تک کا عرصہ

☆ غزوہ تبوک

ہجرت تا غزوہ بدر

(اس عرصے میں 4 غزوات اور 4 سرایا ہوئے)

ان مہمات کے مقاصد:

مقامی قبائل سے معاہدے: رسول پاک ﷺ کے مدینہ ہجرت کرنے کے بعد مدینہ عرب کے مسلمانوں کا بیس (base) بن چکا تھا جس کی سیکیورٹی بہت ضروری تھی۔ آپ ﷺ نے مدینہ کے گردونواح کے قبائل سے معاہدے کئے تاکہ کفار مکہ انہیں مسلمانوں کے خلاف استعمال نہ کر سکیں۔

انٹیلی جنس اکٹھی کرنا: ان مہمات کا ایک اور بڑا مقصد دشمن کی نقل و حرکت، تعداد اور اس کے ارادے کے بارے میں بروقت معلومات حاصل کرنا اور اگر کوئی خطرہ درپیش ہو تو بروقت اطلاع (early warning) دینا تھا۔

مدینہ کے گردونواح کے علاقے کو زیر اثر (dominate) کرنا:

مکہ سے شام جانے والے راستوں کو زیر اثر (dominate) کرنا:

حکمت عملی: ان مقاصد کے حصول کیلئے آپؐ نے تین شاخہ حکمت عملی اپنائی تھی۔

☆ دشمن کو مدینہ (مسلمانوں کے بیس) سے دور رکھنا۔

☆ دشمن کو اقتصادی طور پر غیر محفوظ کرنا۔

☆ مقامی قبائل کے ساتھ معاہدے کر کے پورے علاقے سے قریش کے اثر و رسوخ کو ختم کرنا۔

آپ ﷺ اسلامی دستوں کی حرکات (movements)، کامیاب کارروائیوں اور اثرات کی وجہ سے اپنے تمام مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

غزوہ بدر تا غزوہ احزاب

(اس 3 سال کے عرصے میں 13 غزوات اور 2 سرایا ہوئے)

جنگی نکتہ نظر سے مسلمانوں کیلئے یہ بہت ہی حساس دور تھا جس کے دوران 3 بڑے غزوات ہوئے۔ بدر، احد اور احزاب۔ ان غزوات میں آپ ﷺ کی بے مثال حکمت عملی اور منفرد طریق جنگ کی وجہ سے مسلمانوں کو فتوحات حاصل ہوئیں اور قریش کا کوئی بھی کمانڈر آپ ﷺ کے مقابلے میں باوجود بڑی فوج، بہتر ہتھیار اور رسد کی فراوانی کے کامیاب نہ ہو سکا۔ آپ ﷺ نے ہر غزوہ میں عربوں کے روایتی طریق جنگ سے ہٹ کر پلان بنائے اور انہیں اتنی خوبی سے پورا کیا کہ آج بھی اس کی نظیر نہیں ملتی۔ دشمن کو ہر مرتبہ surprise کیا جس کی وجہ سے وہ اپنا توازن (Balance) برقرار نہ رکھ سکا اور اس کے قدم اکھڑ گئے۔

غزوہ بدر سے غزوہ احزاب کے درمیانی عرصہ کا تجزیہ

رسول اللہ ﷺ کی حکمت عملی (Strategy)

1: خلاف توقع کام، اچانک پن (Surprise)

اس عرصہ کی تمام مہمات میں سے صرف ایک مرتبہ قریش نے اچانک پن حاصل کیا۔ جب انہوں نے غزوہ احد کے دوران درے پر حملہ کیا اور وہ بھی مسلمانوں کی غلطی کی وجہ سے۔ باقی تمام غزوات و سرایا میں مسلمانوں نے اپنی پسند کی جگہ اور وقت پر قریش کا سامنا کیا۔ جس کی وجہ سے کثیر تعداد میں ہونے کے باوجود کفار مسلمانوں کا مقابلہ نہ کر سکے۔

2:۔ بدر اور احد میں مسلمانوں کی movement اور and selection of battle field احزاب میں خندق دشمن کیلئے ایک ناگہانی صورتحال تھی جس کیلئے وہ پہلے سے تیار نہیں تھا۔

3:۔ اسلامی فوج نے دفاعی حالت میں جارحانہ قابلیت حاصل کی، ریزرو کا استعمال، command structure، تیر اندازوں کا استعمال اور فوج کا layout۔ ان باتوں نے اسلامی فوج کو کم تعداد کے باوجود دشمن سے بہت بہتر (superior) بنا دیا تھا۔

4:۔ دشمن کے فوجی توازن strategic balance کو منتشر (disrupt) کیا۔ آپ ﷺ نے دشمن کے تجارتی راستوں کو خطرے میں ڈالا۔ جو کہ اس کی اصل طاقت (life line) تھے۔ اس طرح اس کی اکانومی کو بھی خطرے میں ڈالا۔

آپ ﷺ نے عرب قبائل کے ساتھ معاہدے کر کے اعلیٰ نتائج strategic results حاصل کئے۔ دشمن کو external bases سے محروم رکھا جنہیں استعمال کر کے وہ مسلمانوں کے خلاف direct indirect حملے کر سکتا تھا۔

قریش کو ایسی طاقتوں سے محروم کیا جن سے وہ خود معاہدے کر کے مسلمانوں کے خلاف استعمال کر سکتا تھا۔

بدر میں پانی کو بطور ہتھیار استعمال کیا۔ احد میں فوج کو مکمل تباہی سے بچا لیا۔ احزاب میں دشمن کے معاہدوں کو اپنی حکمت عملی سے تڑوا دیا۔

غزوہ احزاب کے بعد کے حالات کا تجزیہ

1:۔ مدینہ میں شر پسند عناصر ختم ہو گئے اور وہاں پر کوئی ایسا گروپ باقی نہیں رہا تھا جس سے قریش ساز باز کر سکتے کیونکہ آپ ﷺ نے معاہدوں کی خلاف ورزی کی وجہ سے یہود قبائل بنی قینقاع، بنی نضیر اور بنی قریظہ کو مدینہ سے نکال دیا تھا۔

2:۔ مدینہ کے سیکیورٹی اقدامات parameter میں توسیع ہوئی۔

3:۔ اسلام میں داخل ہونے کی وجہ سے مدینہ کی آبادی بڑھ گئی تھی۔ غزوہ بدر میں 313، غزوہ احد میں ایک ہزار جبکہ غزوہ احزاب میں تین ہزار صحابہ نے حصہ لیا۔

4:۔ مسلمان اب ایک مضبوط طاقت بن چکے تھے جن سے قریش اور باقی قبائل گھبرانے لگے تھے۔

اسیران جنگ

غزوہ بدر کے قیدیوں میں آپ ﷺ کے چچا عباس بھی تھے۔ باوجود اس کے کہ صحابہ بھی آپؐ کی وجہ سے ان کا خیال رکھنا چاہتے تھے لیکن آپ ﷺ نے انہیں کوئی رعایت نہیں دی اور ان سے وہی سلوک کیا جو باقی قیدیوں کے ساتھ کیا جا رہا تھا۔ اس کے علاوہ جو قیدی پڑھنا جانتے تھے ان کا صرف یہی فدیہ مقرر کیا کہ وہ مدینہ کے دس لڑکوں کو پڑھنا سکھا دیں، بعض جن کا فدیہ دینے والا کوئی نہیں تھا ان کو یونہی آزاد کر دیا، جو فدیہ دے سکتے تھے ان سے مناسب فدیہ لے کر ان کو چھوڑ دیا۔ اس طرح پرانی رسم کو کہ قیدیوں کو غلام بنا کر رکھا جاتا تھا آپ ﷺ نے ختم کر دی۔

غزوہ احزاب تا غزوہ حنین

(اس 3 سال کے عرصے میں 9 غزوات اور 33 سرایا ہوئے (کل 24 مہمات)

اس عرصہ کے بڑے واقعات صلح حدیبیہ، غزوہ خیبر، فتح مکہ اور غزوہ حنین (طائف) تھے۔

اس عرصہ میں رسول اللہ ﷺ کی حکمت عملی

1:۔ آپ ﷺ نے جغرافیائی Geo Political حالات پر گہری نظر رکھی ہوئی تھی اور اسی پر base کرتے ہوئے آپؐ نے اپنی حکمت عملی Operational Strategy ترتیب دی۔ آپؐ کو علم تھا کہ ایک نہ ایک دن یہودیوں کے ساتھ فیصلہ کن جنگ کرنی پڑے گی لیکن آپؐ نے خود ان کے ساتھ کوئی لڑائی شروع نہیں کی۔ یہود کی خیبر کی طرف روانگی (Migration) پر بھی آپؐ گہری نظر رکھے ہوئے تھے۔

2:۔ صلح حدیبیہ کی وجہ سے آپ ﷺ کو ایک بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ آپؐ اسلام کے دو بڑے دشمنوں کو ایک دوسرے سے الگ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

3:۔ اس معاہدے کی رو سے جنگ کی صورت میں قریش اور یہود مسلمانوں کے خلاف ایک دوسرے کی مدد نہیں کر سکتے تھے۔

4:۔ آپؐ نے جغرافیائی فوجی حالات Geo-military Situation کا نہایت ہی باریک بینی سے جائزہ لیتے ہوئے اپنے اوقات اور ترجیحات سیٹ کیں، ایک دشمن کو معاہدہ کر کے الگ کیا اور دوسرے دشمن سے جنگ کر کے اسے شکست دی اور پھر اس سے معاہدے کئے۔

5:۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے ایک ایسی نفسیاتی حکمت عملی Psychological Approach اختیار کی تاکہ بغیر خون بہائے مکہ فتح ہو جائے اور قریش کی ہمت بھی جواب دے جائے۔ اس سلسلے میں آپؐ نے درج ذیل اقدام کئے۔

(ا) اسلامی فوج کی تیاری اور موومنٹ اس طرح کی گئی کہ قریش کو اس کا علم ہی نہ ہو سکا اور مسلمان ان کے اتنے نزدیک پہنچ گئے کہ ان کے پاس ردعمل

کا وقت reaction time نہیں تھا۔

ب) مکہ کے نزدیک پہنچ کر پڑاؤ ڈالنے کے بعد آپ ﷺ نے حکم دیا کہ تمام خیموں کے آگے آگ جلائی جائے۔ اس طرح اتنے زیادہ الاؤ ایک ہیبت ناک نظارہ پیش کر رہے تھے کیونکہ اس زمانے میں لشکر کے سائز کا اندازہ اسی طرح لگایا جاتا تھا۔ اس اطلاع نے سردارانِ قریش کی ہمت توڑ دی۔

ج) جب اسلامی لشکر مکہ کی طرف بڑھنا شروع ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت عباسؓ کو حکم دیا کہ کسی سڑک کے کونے پر ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کو لے کر کھڑے ہو جاؤ تاکہ وہ اسلامی لشکر اور اس کی فدائیت کو دیکھ سکیں۔ اس منظر کو دیکھ کر ان کے دل دہل گئے۔

اعلانِ امان: آخر میں آپ ﷺ نے عام معافی کا اعلان فرما دیا کہ ہر اس شخص کو امان ہے جو تلوار نہیں اٹھائے گا، اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے گا، ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے گا، خانہ کعبہ میں داخل ہو جائے گا، اپنے ہتھیار پھینک دے گا، حکیم بن حزام کے گھر میں داخل ہو جائے گا اور ابی رویحہ کے جھنڈے کے نیچے آ جائے گا۔ اس طرح کسی کے پاس بھی لڑنے کا کوئی جواز نہیں رہا تھا۔

غزوہ حنین

1:۔ چونکہ فتح مکہ اس طرح ہوئی کہ نہ مکہ والوں کو اور نہ ہی اردگرد کے قبائل کو مسلمانوں کی حرکات کا پتہ چلا۔ اس لئے مکہ کے جنوب میں آباد قبائل نے اپنی فوجیں وادی اوطاس میں جمع کر لیں اور مسلمانوں سے مقابلے کی تیاری شروع کر دی۔

2:۔ اطلاع ملنے پر آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن ابی حدودؓ کو حالات کا جائزہ لینے کیلئے بھیجا اور دشمن کی پوزیشن کو معلوم کیا۔

3:۔ دشمن فوج کے سالاروں نے اعلیٰ پلاننگ کی اور مسلمانوں کیلئے ایک trap تیار کیا۔ انہوں نے میدان جنگ میں اس طرح پوزیشن سنبھالی کہ جب مسلمان ان کی طرف بڑھیں گے تو اسلامی فوج کے قلب (flanks) کی دونوں طرف ایسی کمین گاہیں ہوں گی جہاں سے دشمن کے تیرانداز دونوں اطراف سے اس وقت حملہ کریں گے جب ان پر سامنے سے حملہ ہو چکا ہوگا۔

4:۔ جب جنگ شروع ہوئی اور اسلامی فوج اور دشمن میں رابطہ فعال (establish) ہوا تو اسی وقت اطراف سے تیراندازوں نے بے تحاشا تیر برسانے شروع کر دئے۔ جس کی وجہ سے اسلامی فوج میں بھگدڑ مچ گئی۔ اور گنتی کے چند صحابہ آپؐ کے گرد رہ گئے۔ اس موقع پر آپؐ نے غیر معمولی بہادری اور شجاعت کا مظاہرہ کیا اور دشمن کی طرف بڑھنا شروع کر دیا اور اونچی آواز میں کہا کہ میں خدا کا نبی ہوں اور جھوٹا نہیں ہوں اور عبدالمطلب کا پوتا ہوں۔ ساتھ ہی آپ ﷺ نے حضرت عباسؓ کو جن کی آواز بہت بلند تھی کہا کہ مسلمانوں کو آواز دے کر بلائیں۔ اس طرح مسلمان دوبارہ اکٹھے ہوئے اور دشمن کو شکست ہوئی۔

غزوہ تبوک

یہ رسول پاک ﷺ کی زندگی کا آخری غزوہ تھا۔ آپؐ کو اطلاع ملی کہ شام کی سرحد پر عیسائی عرب قبائل یہودیوں اور کفار کے اکسانے پر مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ رجب 9 ہجری میں آپؐ نے حالات کے پیش نظر خود لشکر لے کر شام کی سرحد پر جانے کا فیصلہ کیا اور 30 ہزار کا لشکر تیار کیا اور 15 روز کا سفر کر کے تبوک پہنچے۔ دشمن کا لشکر 40 ہزار سپاہیوں پر مشتمل تھا۔ اسلامی لشکر کے اس طرح اچانک تبوک پہنچ جانے سے دشمن کے حوصلے پست ہو گئے اور اس کی فوج اندرون ملک مختلف شہروں میں بکھر گئی۔ اسلامی فوج تبوک میں کچھ عرصہ رہ کر عیسائیوں سے جنگ کئے بغیر واپس مدینہ چلی گئی۔

تجزیہ (Analysis)

☆ اس غزوہ کا مسلمانوں کی فوجی ساکھ پر بہت مثبت اثر پڑا۔

☆ آپ ﷺ نے اس غزوہ سے ایسے سیاسی فوائد حاصل کئے کہ جنگ کی صورت میں بھی ان کا حاصل کرنا ممکن نہ ہوتا۔

☆ تمام قبائل نے جزیہ کی ادائیگی منظور کی اور آپ ﷺ سے معاہدے کئے۔

☆ اسلامی حکومت کی سرحدیں براہ راست رومی سرحد سے مل گئیں۔

☆ مخالفین پر یہ واضح ہو گیا کہ جزیرۃ العرب میں اسلام سب سے بڑی طاقت ہے۔

ابتدائی کارروائی اور جرأتمندی

☆ Initiative & aggressive spirit باوجود کم، چھوٹی اور کمزور فوج کے آپؐ جنگ کو دشمن کے علاقے میں لے کر گئے۔ ایک چھوٹی اور کمزور فوج سے دشمن کو مرعوب کیا۔

☆ شام کے سرحدی قبائل پر اثر

☆ اثر کے علاقے کی وسعت (expansion)

☆ رومیوں کے اثر کا خاتمہ ہوا۔

☆ سرحدی قبائل کو جو رومیوں کی حفاظت حاصل تھی اس کا خاتمہ ہوا۔

عسکری صلاحیت

اب ہم ان عسکری صلاحیتوں کا جائزہ لیتے ہیں جن کی وجہ سے آپؐ ہر معرکے میں فتحیاب ہوئے

☆ **قیادت:** قائد کیلئے بہت ضروری ہے کہ اس کی قوت ارادی مضبوط ہو، نازک ترین مواقع پر فوری فیصلہ کر سکتا ہو، طبیعت میں اس درجہ وقار اور ضبط نفس ہو کہ کامیابی کا نشہ اسے بے خود نہ کر دے اور ناکامی کی مصیبت سراسیمہ اور ہراساں نہ کر دے، انسانی فطرت اور طبیعت کی گہرائیوں تک اس کی دوربین نگاہ پہنچ سکتی ہو اور وہ حالات کا صحیح اندازہ لگانے کی قدرت رکھتا ہو۔

☆ آپ ﷺ ہمیشہ دشمن، علاقے اور میدان جنگ کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرتے تھے۔

☆ آپ ﷺ کی شخصی شجاعت ہر اس میدان جنگ سے واضح ہے جس میں آپؐ شامل ہوئے۔ معرکہ بدر کے بارے میں فیصلہ کرنا، احد میں باوجود ناموافق اور مخالفت (adverse) حالات کے آپؐ نہ صرف مسلمانوں کو دشمن کے نرغے سے بچانے میں کامیاب ہوئے بلکہ قریش کے تعاقب میں حمراء الاسد کے مقام تک چلے گئے۔ غزوہ احزاب میں آپؐ کا قریش کے دس ہزار کے لشکر کے سامنے ثابت قدم رہنا بھی ایک عجیب قسم کی شجاعت ہے اور خصوصاً اس وقت جبکہ یہودیوں نے اپنے معاہدے کو توڑ ڈالا اور غزوہ حنین کے دوران اگر آپؐ صرف دس صحابہ کے ساتھ ثابت قدمی نہ دکھاتے تو بعد کے حالات کچھ اور ہوتے۔

☆ آپ ﷺ کی طبیعت میں فتح اور شکست دونوں حالتوں میں کبھی تغیر اور تبدل نہیں ہوا۔ آپؐ ہر قسم کے حالات میں اعصاب پر پوری طرح قابو رکھتے تھے۔

☆ آپؐ کی جسمانی قابلیت بہت بڑھی ہوئی تھی۔ مشقت کا کام ہو، حفاظتی اقدامات کرنے ہوں، اطلاعات فراہم کرنی ہوں یا کسی بھی موسم میں طویل اور پرصعوبت سفر ہو آپؐ ان سب کاموں میں ہمیشہ صحابہ کرام کے برابر کے شریک رہتے تھے۔

☆ آپ ﷺ ہر اس معاملہ میں جس کا اثر عام مسلمانوں کی مصلحت اور حالت پر پڑتا ہو اپنے صحابہ سے ضرور مشورہ کیا کرتے تھے اور ان کی رائے کو ہمیشہ قبول کرتے تھے چاہے آپؐ کی ذاتی رائے ان کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ جب جنگ احد کیلئے دشمن آ رہا تھا۔ آپؐ نے صحابہ سے مشورہ لیا کہ لڑائی کے لئے میدان میں رہنا چاہئے کہ باہر نکل کر مقابلہ کرنا چاہئے۔ جو نوجوان بدر کی جنگ میں شامل نہیں ہو سکے تھے انہوں نے اصرار کیا کہ لڑائی باہر نکل کر کرنی چاہئے۔ باوجود اس کے کہ آپؐ کو ایک خواب میں یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ لڑائی کے لئے مدینہ میں رہنا زیادہ اچھا ہے۔ آپؐ نے اکثریت رائے کو تسلیم کر لیا اور لڑائی کے لئے باہر جانے کا فیصلہ کیا۔ بعد میں لوگوں کو احساس ہو گیا لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کا نبی جب زرہ پہن لیتا ہے تو اتارا نہیں کرتا۔

☆ آپ ﷺ نے لڑائی میں ہمیشہ نئے انداز اختیار فرمائے۔ غزوہ بدر میں صف بندی کر کے، غزوہ احزاب میں خندق کھود کر اور طائف کے محاصرے میں منجنیق استعمال کر کے۔

☆ مسلمان آپ ﷺ کی رسالت پر ایمان لائے اور اس کے تحفظ اور دفاع پر ہمیشہ کمربستہ رہے۔ ایسے وقت بھی آئے کہ انہیں اپنی اولاد، اہل خاندان، دوستوں اور قبیلے والوں کے سامنے تلوار کھینچ کر آنا پڑا۔

☆ مسلمان آپ ﷺ کی اطاعت اس طرح کرتے تھے جس کی نہ کوئی حد اور نہ کوئی مثال تھی۔ فرمان رسالت کے ایک ایک حرف کی تعمیل دل و جان سے کرتے تھے۔

☆ آپؐ نے صحابہ کرام کو مشقت اور مشکل پسندی کا عادی بنا دیا تھا۔ تیراندازی، گھڑسواری اور اسی طرح کے امور کی ترغیب دیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے تیراندازی سیکھی اور پھر اسے چھوڑ دیا تو اس نے ایک نعمت حاصل کی اور پھر اسے ٹھکرا دیا۔ اسی طرح آپؐ نے مسلمانوں کو دشمن کے غیر متوقع اور ناگہانی حملے کی زد سے بچنے کے گر بھی سکھائے۔

☆ آپ ﷺ بدترین حالات میں بھی دشمن کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے عدل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑتے تھے۔

☆ **دفاعی جنگ** آپؐ نے جب بھی کسی دشمن سے لڑائی کی تو مجبور ہو کر کی۔ آپؐ کے تمام غزوات زیادتیوں کو روکنے کیلئے وقوع پذیر ہوئے یا زیادتی کی نیت کو ختم کرنے کیلئے۔ اور جب بھی دشمن نے صلح کیلئے ہاتھ بڑھایا آپؐ نے بلا تامل ہمیشہ اس میلان کی حوصلہ افزائی کی اور دشمن سے معاہدہ کر کے اس سے تعلق قائم کر لیا۔

امن کو برقرار رکھنے کیلئے جنگ:۔ آپؐ نے ہر اس قبیلے سے صلح کی جس نے بھی صلح کیلئے رغبت کا اظہار کیا۔ بلکہ آپؐ نے صلح کے اغراض کیلئے اپنی پوری طاقت خرچ کر دی۔ یہاں تک کہ آپؐ کے کچھ صحابہ بعض اوقات صلح کی بعض شرائط کو ناپسند کرتے تھے۔ جیسا کہ صلح حدیبیہ میں وقوع پذیر ہوا۔

انسانیت کی جنگ: آپ ﷺ نے کبھی بھی جنگ کے دوران کسی بے گناہ کو کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچائی، اور ہمیشہ بے گناہوں کے مال اور جان کی حفاظت کے خواہش مند رہے۔ آپؐ کی ہدایت تھی کہ جنگ کے دوران عورتوں، بچوں اور معذور لوگوں کو قتل نہ کیا جائے۔ کسی مکان کو نہ گرایا جائے اور کوئی درخت نہ کاٹا جائے۔ قیدیوں کے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک کرنے کی ہدایت فرماتے تھے اور آسان شرائط پر انہیں آزادی دے دیتے تھے۔ دشمن کے مقتولین کے ساتھ مثلہ کرنے کو سختی سے منع فرماتے تھے۔

آخری تجزیہ (Final Analysis)

آپ ﷺ کے زمانے میں جتنی بھی مہمات ہوئیں ان میں مسلمان ہمیشہ ہتھیاروں، سازوسامان تعداد میں اپنے مخالف سے کمتر (inferior) تھے۔

جنگ کا نظریہ (concept) عام طور پر طاقت کی حرص، territorial expansion، غارت گری، خزانوں و سامان کی حرص اور نسلی معاملات کی وجہ سے بادشاہ اور ملٹری کمانڈر لڑائیاں کرتے ہیں۔ آپؐ نے ہمیشہ ایمان کی preservation اور دفاع کے لئے جنگیں لڑیں اور باقی تمام وجوہات کو برا سمجھا۔

آپؐ کی قائدانہ صلاحیتوں کی وجہ سے مسلمانوں میں بہت حوصلہ، ہمت، جذبہ اور جوش و خروش پیدا ہو گیا تھا۔ باوجود اس کے کہ ان کی لڑائی ہمیشہ اپنے سے تعداد، ہتھیار، رسد و رسائل میں superior دشمن سے ہوئی۔

آپ ؐ نے دشمن کی فوجی قوت کے توازن کو disrupt کرنے کیلئے pre-emptive measures لئے جن میں سب سے اہم وہ معاہدے تھے جو آپ ؐ نے لوکل قبائل سے کئے۔

مشاورت (consultation) آپ ؐ نے جنگ کی منصوبہ بندی اور اس کی execution کے لئے باہمی مشاورت کی بنیاد رکھی۔

فوج پر مکمل کنٹرول:۔ فوج پر جنگ کے دوران ہر مرحلے میں مکمل کنٹرل رکھنے کیلئے آپ ؐ نے فوج کو ایک خاص طریقے سے organize کیا تھا۔ فوج کو گروپس، بٹالین اور لائینوں میں تقسیم کیا تھا۔ ہر صیغے کے کمانڈر مقرر ہوتے تھے اور عمومی ڈسپلن پر بہت زور دیا جاتا تھا۔

Economy of force آپ ؐ جنگ کے دوران فوج اور fire power کو بہت ہی judicious طور پر استعمال کرتے تھے۔

اچانک پن:۔ (surprise) عمومی طور پر اچانک پن غیر متوقع چیزوں سے حاصل کیا جاتا ہے جیسے فوج کی تعداد، حملے کا رخ، ہتھیاروں کی قسم اور تعداد، حملے کا وقت وغیرہ۔ آپ ؐ ہمیشہ لڑائیوں میں نت نئے طریقے استعمال کرتے تھے تاکہ دشمن surprise ہو جائے۔ اس میں طریقہ جنگ میں تبدیلی یا جدت، ایسے وقت یا طریقے سے حملہ جس کیلئے وہ تیار نہیں ہوتا تھا، ایسے obstacles یا رکاوٹوں کا استعمال جو دشمن کیلئے بالکل نئے ہوں۔

دفاع:۔ آپ ؐ نے کبھی اسلامی فوج کی کم تعداد، ہتھیاروں اور رسد و رسائل میں کمی کی وجہ سے دفاعی approach نہیں اپنائی۔ آپ ؐ نے اپنا دفاع بھی ہمیشہ آگے بڑھ کر کیا۔

Deception:۔ کئی سرایا و غزوات میں اسلامی افواج کو مدینہ سے نکلنے تک علم نہیں ہوتا تھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں اور کس دشمن سے لڑائی ہونی ہے۔ آپ ؐ فوج کو پہلے کسی اور سمت لے کر چلتے تھے پھر کچھ فاصلہ طے کر کے صحیح سمت کو رخ کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ سرایا کے سالار کو بھی علم نہیں تھا کہ انہوں نے کہاں جانا ہے اور کس سے لڑنا ہے۔ آپ ؐ نے انہیں ایک خط دیا اور کہا کہ اتنا فاصلہ طے کر کے یہ خط کھولنا ہے جس میں تمام ہدایات دی ہوئی تھیں۔ ان تمام باتوں کا مقصد دشمن پر اچانک پن حاصل کرنا، فوج کو منفی مورال سے بچانا ہوتا تھا۔

رسول پاک ﷺ مدینہ کے تمام عرصہ میں اسلام دشمن عناصر سے برسرپیکار رہے۔ ان آٹھ سالوں میں آپ ﷺ نے جتنی جنگیں لڑیں یا مہمات بھجوائیں تاریخ میں اس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ آپ ؐ ایک نہایت dynamic ملٹری لیڈر تھے۔ آپ ؐ کی بہادری بے مثال تھی۔ مشکل سے مشکل حالات میں بھی اپنے لوگوں کے ساتھ رہتے تھے۔ معاہدوں کا ہمیشہ پاس کرتے تھے، کبھی ظلم نہیں کرتے تھے اور جنگ کے بارے میں اسلامی اصولوں کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔

☆............☆............☆

بقیہ از صفحہ 6

رہا تو وہ مقرر کردہ حد کو پار کر جائے گا۔ مجموعی طور پر زون 1: (طاہر آباد، نصیر آباد)، زون 2: (کہکشاں کالونی، دارالفتوح) کے زیادہ علاقوں کا پانی کوالٹی کے لحاظ سے اچھا ہے۔ زون 3: کے علاقہ شکور پارک اور ناصر آباد کا جزوی طور پر ٹھیک ہے۔ زون 4: کے بعض علاقوں (بیوت الحمد، دارالانوار، عظیم پارک) کا اچھا ہے۔ لیکن زون 4: کے علاقہ نصرت آباد کا زیادہ تر پانی پینے کے قابل نہیں ہے۔ زون 5: کے علاقہ (رحمان کالونی، دارالعلوم) کا پانی اور زون 6: میں واقع علاقوں (دارالشکر اور دارالنصر) کا پانی جزوی طور پر اچھا ہے۔ جبکہ دارالبرکات اور باب الابواب کا پانی پینے کے قابل نہیں۔ زون 7: (دارالفضل، دارالیمن) اور زون 8: (دارالصدر) کا زیادہ تر پانی ناقابل استعمال ہے۔ کیونکہ ربوہ کے ان حصوں (zones) کے زیر زمین پانی میں نمکیات کی تعداد WHO کی مقررہ حد سے زیادہ ہے۔

پانی کو کس طرح پینے کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔

1۔ پانی کا ابالنا:۔ 15 سے 20 منٹ تک پانی کو ابالنے سے کافی حد تک بیکٹیریا ختم ہو جاتے ہیں۔

2۔ پانی کو صاف کرنے والی (Tablets) گولیاں اور مائع:۔ آیوڈین اور کلورین ٹیبلیٹس جراثیم سے پاک کرنے کے لئے استعمال کی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح کلورین مائع کی صورت میں ایک گیلن پانی میں آٹھ قطرے اور آیوڈین کی صورت میں 20 سے 40 قطرے آیوڈین کے ڈالے جا سکتے ہیں۔ پوٹاشیم پرمیگنیٹ کے ذریعے ایک لیٹر پانی میں 3 سے 4 کرسٹل ڈالنے سے بھی پانی کو صاف کیا جا سکتا ہے۔ پھٹکری سے بعض حل شدہ اور غیر حل شدہ مرکبات تہہ میں بیٹھ جاتے ہیں کسی بھی کیمیکل کے استعمال کی صورت میں پانی کم از کم آدھے گھنٹے بعد پینا چاہئے اور ان کا استعمال ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق کریں۔

3۔ پانی کو فلٹر کرنا:۔ مختلف قسم کے واٹر فلٹرز مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ مثلاً ایکٹو کاربن/چارکول، الٹراوائلٹ سٹریلائزیشن، کارٹریج، ریورس اوسموس، آئن ایکسچینج، سریمک فلٹرز وغیرہ نمکیات کو دور کرنے کے لحاظ سے ریورس اوسموسز فلٹرز زیادہ بہتر ہیں۔

ہر فلٹر کی ایک معیاد مقرر ہوتی ہے۔ نیز گھریلو سطح پر تھوڑی سی کوشش سے پانی کو بوقت ضرورت پینے کے قابل بنایا جا سکتا ہے کسی بھی برتن مثلاً دیگچی وغیرہ میں پانی لے کر اس کے اندر ایک خالی پیالہ اس طرح رکھیں کہ پانی پیالے کے کناروں سے نیچا رہے۔ دیگچی کو ڈھانپ کر اوپر کوئی وزنی چیز اور تھوڑی سی برف رکھ دیں۔ دیگچی کے نیچے چولہا جلا دیں۔ پانی بخارات بن کر اوپر اٹھے گا اور پیالے میں جمع ہو جائے گا۔ اسی سیٹ اپ کو دھوپ میں بھی رکھا جا سکتا ہے لیکن اس طرح زیادہ دن بھی لگ سکتے ہیں۔ اگر پریشر ککر کے ڈھکن میں موجود نوزل کے ساتھ سٹیل یا دھات کا چھوٹا سا پائپ لگا دیں۔ جس کے دوسرے سرے پر کوئی برتن رکھ دیں تو پانی کے بخارات پائپ کے رستے باہر برتن میں آجائیں گے جبکہ نمکیات پیندے میں رہ جائیں گے۔ مختصراً چٹانوں کی توڑ پھوڑ، سیوریج کا ناقص انتظام، کیڑے مار ادویات کا استعمال، بور کی کھدائی کے دوران استعمال ہونے والا پانی، پائپ اور بور کی غیر موثر Casing وغیرہ پانی کو خراب کرنے کی وجہ بنتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ بور کروانے کے بعد پانی کا لیبارٹری ٹیسٹ کروایا جائے۔ بعد ازاں بھی سال میں ایک دفعہ پانی کا ٹیسٹ کروانا چاہئے تاکہ پانی کی کوالٹی میں آنے والی کسی بھی تبدیلی یا خرابی کا بروقت پتا چل سکے۔

References : (حوالہ جات)

1. Guidelines for drinking 2004 3rd water quality (WHO) edition vol.1recomendations, 2011 4th edition

2. 2010 drinking water standards Ministry of Environment Pakistan.

3. J Environ public health 2012

4. What chemicals do reverse Osmosis and distillation removes. http://www.historyofwaterfilters.com/ro-distillation.html.

مکرم تنویر احمد ناصر صاحب

28 مئی 2010ء سانحہ لاہور میں راہ مولیٰ میں جاں نثار کرنے والے

مکرم چوہدری محمود احمد فوجی صاحب کا ذکر خیر

28 مئی 2010ء کے شہداء میں ایک نام چوہدری محمود احمد صاحب کا بھی شامل ہے۔ محمود بھائی میرے بہت پیارے دوست تھے بلکہ میرا خیال ہے کہ دارالذکر لاہور میں آنے والا ہر احمدی محمود بھائی کے چہرے پر پھیلی ہوئی ہر وقت کی مسکراہٹ اور ہمہ تن اپنے کام کے ساتھ ساتھ ہر آنے جانے والے کی مدد کے لئے تیار رہتے تھے۔ انہی بے شمار خوبیوں کی وجہ سے آپ اپنوں میں بھی ممتاز شخصیت کے مالک تھے۔ پیارے بھائی محمود ہر آنے جانے والے کا استقبال اسی طرح کرتے تھے جیسے ہر آنے والا ان کا کوئی خاص عزیز ہوتا ہے۔ نہ کبھی تھکے اور نہ تنگ پڑے اور نہ کوئی گلہ نہ شکوہ نہ شکایت بس عاجزی اور انکساری کے ساتھ اپنا کام کئے جاتے اور ہر آنے والے کی دعائیں لئے جاتے اور یہ چند گھنٹوں کا کام نہ تھا بلکہ 24 گھنٹے جاری رہنے والی یہ ڈیوٹی مہینوں نہیں بلکہ سالوں سے جاری تھی اور آپ سالوں سے اس ڈیوٹی کو بڑے ہی احسن رنگ میں سرانجام دے رہے تھے۔ 1997ء سے لے کر 2003ء تک خاکسار کا مختلف اوقات میں اس سارے عرصہ میں محمود بھائی سے ایک خاص تعلق رہا۔ اگرچہ اور بھی بہت سارے شہداء کو خاکسار بہت قریب سے جانتا ہے پر پھر بھی محمود بھائی سے اس لحاظ سے خاص تعلق تھا کیونکہ میری ڈیوٹی کے اوقات مختلف تھے اور محمود بھائی ان سب اوقات میں کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی رنگ میں مل جاتے تھے۔ آپ اللہ کے فضل سے ایک لمبے عرصے سے دارالذکر لاہور میں سیکیورٹی گارڈ کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ دارالذکر میں ہر آنے جانے والا آپ کو پا محمود (بھائی محمود) کے نام سے جانتا تھا۔ 1997ء میں جب خاکسار نے صحافت کا مزید تجربہ حاصل کرنے کے لئے لاہور شہر کا رخ کیا تو خوش قسمتی سے دارالذکر لاہور میں ہی رہائش مل گئی۔ وہاں پر کام کرنے والوں میں بھائی محمود سب سے الگ شخصیت کے مالک تھے۔ لمبے قد اور بھرے ہوئے خوبصورت جسم کے مالک بھائی محمود ہر وقت مسکراتے رہتے تھے اور یہ مسکراہٹ میں نے ہمیشہ ان کے چہرے پر سجی ہوئی دیکھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جتنا مضبوط جسم دیا ہوا تھا اس کی اتنی ہی حفاظت بھی کرتے تھے۔ شاید جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو صحت مند مومن زیادہ پسند ہے۔ اسی لئے اپنی صحت کا خاص خیال رکھتے تھے اور پھر جس کو اپنی صحت کا اتنا خیال ہو وہ پھر دوسروں کی صحت پر کیسے حرف آنے دیتا ہے۔

اپنے بھائیوں کی صحت کا خیال کرتے کرتے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ دسیوں بار یہ بات میں نے ان کی زبانی سنی تھی کہ دشمن میری لاش پر سے ہی گزر کر آگے جائے گا۔ اس قول کو بھی سچ کر دکھایا۔ آپ اس سانحہ میں دارالذکر کے اولین شہداء میں تھے۔

اللہ تعالیٰ مغفرت کا سلوک فرمائے ہمارے اس بھائی کے ساتھ۔ آپ کی بیوہ اور بچوں کا خود مددگار بن کر سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرسلہ: نظارت تعلیم

عالمی ادارہ صحت کی پینے کے پانی کیلئے مقرر کردہ گائیڈ لائنز اور

ربوہ کے زیر زمین پانی کی مختصر جائزہ رپورٹ

نظارت تعلیم کے تحت ڈاکٹر مرزا نصیر احمد صاحب، یاسر حیات صاحب، طارق احمد شہزاد صاحب، عمیرہ خان صاحبہ، ماریہ صاحبہ، نادیہ صاحبہ، عافیہ نوید صاحبہ اور راشدہ سلطانہ صاحبہ پر مشتمل Water Analysis Research Group (پانی کی تجزیاتی وتحقیقاتی ٹیم) قائم کیا گیا۔ راشدہ سلطانہ صاحبہ، ماریہ صاحبہ، نادیہ صاحبہ اور عافیہ نوید صاحبہ نے مارچ 2014ء میں ربوہ کے زیر زمین پانی کی خصوصیات کے مطالعہ کے پراجیکٹ کا آغاز کیا۔ تاحال اس سلسلہ میں ربوہ میں کوئی تفصیلی کام نہیں ہوا تھا۔ پانی کے نمونہ جات کا طبعی، کیمیائی اور حیاتیاتی تجزیہ کیا گیا۔ یہ پروجیکٹ مستقل بنیادوں پر انشاء اللہ جاری رہے گا جس کا دائرہ کار مستقبل قریب میں واٹر سپلائی تک بڑھا دیا جائے گا جس کے کام کا آغاز بھی چھوٹے پیمانے پر ہو چکا ہے۔ ربوہ شہر کے تمام محلّہ جات کو آٹھ حصوں (zones) میں تقسیم کیا گیا اور زیر زمین پانی کے مختلف گہرائیوں سے 142 نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا۔ جس کی مختصر رپورٹ استفادہ عام کے لئے درج ذیل ہے۔

زیر زمین پانی کے تجزیہ کی وجوہات۔

(1)۔ سپلائی کے پانی کی کمی کی وجہ سے کافی لوگ زیر زمین پانی استعمال کرتے ہیں۔ (2) ربوہ کے مختلف حصوں میں قابل استعمال پانی کے ذخائر کا پتا چلانا۔ (3) اگر زیر زمین پانی کے ذخائر میں تبدیلی یا خرابی آ رہی ہے اس کے سدباب کے لئے بروقت مناسب اقدام کرنا۔

پانی کا تجزیہ کرنا کیوں ضروری ہے؟

پانی ہماری زندگی کا جزو لازم ہے۔ اگر صرف صحت کے مسائل پر غور کیا جائے تو جتنی بیماریاں پانی میں خرابی کی وجہ سے ہیں شائد ہی کسی اور وجہ سے ہوں۔ عالمی ادارہ صحت نے پانی میں موجود کچھ کیمیکلز کے لئے صحت پر اثرات کے لحاظ سے واضح حدود مقرر کر دی ہیں۔ مثلاً آرسینک بیریم، بورون، کرومیم، فلورائیڈ، سلینیم، یورینیم اور مائیکروسسٹین جبکہ کچھ کیمیکلز کے لئے متفرق بنیادوں پر گائیڈ لائینز متعین کر دی ہیں مثلاً چند طبعی خصوصیات pH، الیکٹریکل کنڈکٹیویٹی اور قدرتی طور پر پانی میں پائے جانے والے کیمیکلز میں سے کلورائیڈ، برومائیڈ، ہائیڈروجن سلفائیڈ، مینگانیز، مولبڈینم، سوڈیم، پوٹاشیم، سلفیٹ، آئرن، حل شدہ مرکبات اور سخت پن۔ ربوہ کے پانی کا فی الحال ان کیمیکلز کا تجزیہ کیا گیا ہے جن کی موجودگی کے امکانات زیادہ تھے۔

پانی کی طبعی خصوصیات:

1. pH (ہائیڈروجن آئن کی تعداد):

سادہ لفظوں میں pH ٹیسٹ کے ذریعے پانی کے تیزابی یا اساسی ہونے کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ جس کا سکیل 1 تا 14 ہے۔ عالمی ادارہ صحت کی گائیڈ لائن کے مطابق پینے کے پانی کی pH 6.5 سے 8.5 کے درمیان ہونی چاہئے۔ ربوہ کے پانی کی pH کی حد 5.8-8.3 مشاہدہ کی گئی۔

2۔ Electrical Conductivity: یہ پانی میں الیکٹرک کرنٹ کے بہاؤ کی پیمائش ہے۔ پانی میں مختلف قسم کے نمکیات مثبت اور منفی آئنز کی صورت میں پانی میں حل پذیر ہوتے ہیں۔ جتنے زیادہ آئنز ہوں گے اتنا زیادہ کرنٹ کا بہاؤ ہوگا۔ ربوہ کے پانی کی مشاہدہ کی گئی E.C کی حد 420-19920us/cm ہے۔

پانی کی کیمیائی خصوصیات

1۔ Total Alkalinity: کسی چیز کی pH میں تبدیلی کو اس طرح برقرار رکھنے کی صلاحیت کہ pH ایک خاص حد کے اندر ہی رہے۔ بعض دفعہ Alkalinity میں زیادتی کی وجہ سے نظام انہضام اور جلد کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں نیز سینٹری کی اشیاء اور برتن ان مرکبات کے جمنے کی وجہ سے خراب ہو سکتے ہیں۔

2۔ حل شدہ مرکبات:۔ پانی میں ان کی زیادتی بالخصوص نظام انہضام کے مسائل کی وجہ بن سکتی ہے۔

3۔ سخت پن:۔ کیلشیئم اور میگنیشیئم صحت کو برقرار رکھنے والے ضروری عناصر ہیں۔ اگر پانی میں کیلشیئم اور میگنیشیئم کے مرکبات کی مقدار ایک خاص حد سے زیادہ ہو تو اسے سخت پانی کہتے ہیں۔ یہ پانی صابن کے ساتھ کم جھاگ بناتا ہے۔ زیادہ سخت پن پائپوں وغیرہ میں مرکبات کے جمنے کی وجہ سے بھی بن سکتا ہے۔

4۔ کلورائیڈ:۔ پانی میں کلورائیڈ کی مقدار عموماً خوردنی نمک کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ کلورائیڈ ہماری صحت بالخصوص گردوں اور اعصابی نظام کو بہتر رکھنے میں مدد کرتا ہے۔ لیکن کلورائیڈ کی سوڈیم کے ساتھ نمکیات دل اور گردوں کے مریضوں کے لئے مسائل کی وجہ بن سکتے ہیں۔

5۔ سلفیٹ:۔ سلفیٹ کی زیادہ مقدار کی وجہ سے پانی کا ذائقہ کڑوا محسوس ہوتا ہے۔ زیادہ سلفیٹ والا پانی پینے سے ڈائریا، جس کی وجہ سے پانی کی کمی، جیسے مسائل ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح زیادہ سلفیٹ والا پانی دھات بالخصوص تانبے کی بنی ہوئی اشیاء کو خراب کرتا ہے۔

6۔ نائٹریٹ:۔ نائٹریٹ قدرتی طور پر زیادہ نہیں پایا جاتا بلکہ کھادوں اور سیوریج کے ناقص انتظام کی وجہ سے پانی میں شامل ہوتے ہیں نائٹریٹ کی جسم میں زیادتی شیر خوار بچوں میں methemoglobinemia or blue baby syndrome کی وجہ بن جاتی ہے جو کہ ایک بے فائدہ ہیموگلوبن کی قسم ہے جو جسم میں آکسیجن کی ترسیل کا کام نہیں کر سکتا۔

7۔ فلورائیڈ:۔ فلورائیڈ دانتوں کی مضبوطی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ فلورائیڈ زیادہ مقدار میں مسلسل لینے سے ہڈیوں کی کمزوری، جوڑوں کا درد، اعصابی نظام کی کمزوری، ذہانت میں کمی اور بڑھاپے میں جوڑوں کے فریکچرز جیسے مسائل ہو سکتے ہیں۔

حیاتیاتی تجزیہ:۔

صاف پانی میں بیکٹیریا نہیں ہوتے۔ اس ٹیسٹ کے ذریعے اس بات کا پتا لگایا جاتا ہے کہ آیا پانی میں کوئی بیماری پیدا کرنے والے بیکٹیریا تو نہیں؟ نیز اس میں کہیں سیوریج کا پانی تو شامل نہیں ہوا؟ اگر بیماری پیدا کرنے والے بیکٹیریا نہ بھی ہوں بلکہ فائدہ پہنچانے والے بیکٹیریا ہوں تو بھی اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے کہ یقیناً پانی میں ایسے مادہ جات ہیں جو بیکٹیریا کی نشوونما کر رہے ہیں اور آئندہ بیماری پیدا کرنے والے بیکٹیریا بھی اس میں نشوونما پا سکتے ہیں۔

ربوہ کے پانی کے تجزیہ سے مجموعی طور پر مندرجہ ذیل نکات سامنے آئے۔

ربوہ کے بیشتر علاقوں میں عام طور پر پینے کے پانی کی pH گائیڈ لائنز کے مطابق ہے۔ لیکن مقامی پہاڑی علاقوں کے قریب کے مقامات کے پانی کی pH کی مقدار معیار کے مطابق نہیں ہے۔ اسی طرح پہاڑی کے قریب کے علاقوں میں حل شدہ مرکبات کی مقدار بھی معیار کے مطابق نہیں ہے۔ اگرچہ نائیٹریٹ اور فلورائیڈ کی مقدار WHO کے مقرر کردہ معیار کے مطابق ہے۔ لیکن بعض علاقوں میں نائیٹریٹ کی مقدار میں اگر اسی طرح اضافہ ہوتا

باقی صفحہ 5 پر

ربوہ میں پانی کا تجزیہ

نمبر شمار	پیرامیٹر	عالمی ادارہ صحت کی متعین کردہ گائیڈ لائنز اور معیار۔ ملی گرام فی لیٹر	ربوہ کے پانی میں مشاہدہ کی گئی مقدار۔ ملی گرام فی لیٹر
1	Total Alkalinity	500	50-550
2	حل شدہ مرکبات	600-1000	252-11952
3	سخت پن	500	140-3700
4	کیلشیم	100-300	48-680
5	کلورائیڈ	200-300	89.97-17304.6
6	سلفیٹ	250-1000	201.6-2131.2
7	آئرن	0.3	0.0028-0.304
8	نائیٹریٹ	10	1.66-8.89
9	فلورائیڈ	1.5	0.00149-0.00368

غیر معیاری پانی والے علاقہ جات

زون	محلّہ جات	سالٹس/نمکیات جو زیادہ ہیں	حل
زون 4	نصرت آباد	سلفیٹ، کلورائیڈ اور کیلشئیم	ریورس اوسموسز فلٹر
زون 6	دارالبرکات، باب الابواب	کلورائیڈ، سلفیٹ	ریورس اوسموسز فلٹر
زون 7	دارالفضل، دارالیمن	کلورائیڈ، سلفیٹ اور کیلشئیم	ریورس اوسموسز فلٹر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلسہ ہائے یوم خلافت ضلع کراچی

مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی ضلع کراچی تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ضلع کراچی کے تمام 36 حلقہ جات کو جلسہ یوم خلافت منانے کی توفیق ملی۔ جن میں حلقہ صدر، النور، عزیز آباد، دستگیر، مارٹن روڈ، لیاقت آباد، ناظم آباد، بلدیہ ٹاؤن، ماڑی پور، اورنگی ٹاؤن، بحریہ ٹاؤن، لانڈھی کورنگی کالونی، کورنگی کراسنگ، کلفٹن، ڈیفنس، منظور کالونی، سٹیل ٹاؤن، گلستان جوہر شمالی، گلستان جوہر جنوبی، گلزار ہجری، گلشن عمیر، نارتھ کراچی، تیموریہ گلشن سرسید، ڈرگ روڈ، ڈرگ کالونی، رفاہ عام، ماڈل کالونی، ملیر، گلشن جامی، گلشن اقبال غربی، گلشن اقبال شرقی، ہاؤسنگ سوسائٹی، محمد علی سوسائٹی اور محمود آباد شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ خلافت جیسی نعمت کو تا قیامت ہمارے سروں پر سلامت رکھے ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو اس سے چمٹائے رکھے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ ماہ جبین صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ بیت العطاء راولپنڈی تحریر کرتی ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ محمودہ اختر صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین شہر مختلف عوارض سے دوچار ہیں اور علاج کے باوجود مکمل افاقہ نہیں ہوا۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

پتہ درکار ہے

مکرم ذوالفقار علی صاحب ولد مکرم شوکت علی صاحب مرحوم وصیت نمبر 77492 نے مورخہ 23 ستمبر 2007ء کو راشد روڈ چوہدری پارک بلال گنج لاہور سے وصیت کی تھی۔ موصی صاحب کا شروع وصیت سے دفتر ہذا سے رابطہ نہ ہے۔

مکرمہ شکیلہ نگہت آغا صاحبہ زوجہ مکرم آغا انعام الحق صاحب وصیت نمبر 32853 نے مورخہ 15 نومبر 2001ء کو مکان نمبر 87B P.C.S.I.R سوسائٹی لاہور سے وصیت کی تھی۔ مورخہ 18/اپریل 2011ء کے بعد موصیہ کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔

اگر موصیان خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

مکرم نصیر احمد انجم صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ کو برین ہیمبرج ہوا ہے۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم احمد طاہر مرزا صاحب انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم آف بدوملہی ضلع نارووال مورخہ 7 جولائی 2014ء کو بقضائے الٰہی 74 سال کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ، دعاگو، سادہ مزاج اور نیک خاتون تھیں۔ اسی روز احمدیہ بیت الذکر بدوملہی میں بعد نماز عصر خاکسار نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بدوملہی میں تدفین کے بعد خاکسار نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نے سوگواران میں تین بیٹے، پانچ بیٹیاں اور پچاس سے زائد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

ضرورت سیکیورٹی گارڈز

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور طاہر ہومیو پیتھک ہسپتال اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں سیکیورٹی گارڈز کی آسامیاں خالی ہیں۔ ایسے صحت مند احمدی مخلص افراد جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ متعلقہ اداروں میں جمع کروائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

کاشف جیولرز

گولبازار ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود

فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تاکہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

(بقیہ از صفحہ 1)

(iv)’ب‘ فارم کی کاپی

(v) آغا خان بورڈ کے علاوہ دیگر تعلیمی بورڈز سے میٹرک کرنے والے طلباء Board Migration Certificate اصل۔

(vi) او لیول کرنے والے طلباء Equivalence Certificate اصل

(vii) حفاظتی ٹیکوں کا کارڈ اور پولیو کی ویکسینیشن وغیرہ کی تصدیق۔

نوٹ :۔ مذکورہ بالا دستاویزات مکمل کرنا ضروری ہیں۔ بصورت دیگر فارم جمع نہ ہوگا۔

مزید معلومات کیلئے کالج ہٰذا کے دفتر سے رابطہ کریں یا پھر 6215834 پر فون کرکے پوچھ لیں۔

داخل ہونے والے طلباء کی فہرست مورخہ 27 جولائی کو کالج کے نوٹس بورڈ پر آویزاں ہوگی۔

کالج کی فیس جمع کروانے کی آخری تاریخ مورخہ 15 راگست ہے۔

کلاسز مورخہ 24 راگست صبح 7 بجے سے شروع ہوجائیں گی۔ (پرنسپل نصرت جہاں کالج بوائز ربوہ)

روزہ قوت مدافعت بڑھانے کا اہم ذریعہ

امریکی سائنسدانوں کی تحقیق کے مطابق صرف تین دن تک لگاتار روزے کی حالت میں رہنے سے جسم کا مدافعتی نظام پورا نیا ہوسکتا ہے۔ کیونکہ روزہ سے جسم کو نئے سفید خون کے خلیات بنانے کی تحریک ملتی ہے۔

سائنس دانوں کے بقول روزہ مدافعتی نظام کی از سر نو تخلیق کا ایک بٹن ہے جس کے دبانے سے اسٹیم خلیات کو سفید خون کے خلیات بنانے کا اشارہ ملتا ہے جن کی بدولت انسان بیماریوں اور انفیکشن کے خلاف مزاحمت کرتا ہے۔

ان کا کہنا ہے کہ سرطان میں مبتلا افراد یا معمر ہونے کی وجہ سے غیر مؤثر مدافعتی نظام کو روزہ ایک نئے مدافعتی نظام میں تبدیل کرسکتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ جب آپ بھوکے ہوتے ہیں تو یہ نظام توانائی بچانے کی کوشش کرتا ہے اور روزے دار کا بھوکا جسم ذخیرہ شدہ گلوکوز اور چربی کو استعمال کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ توانائی محفوظ کرنے کے لئے مدافعتی نظام کے خلیات کا بھی استعمال کرتا ہے جس سے سفید خلیات کا ایک بڑا حصہ بھی ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔

کیلی فورنیا یونیورسٹی کے شعبہ جیرونٹولوجی اینڈ بائیولوجیکل سائنسز سے منسلک پروفیسر والٹر لونگو نے کہا کہ طویل روزوں کی حالت میں جسم میں ایک اینزائم پی کے اے (PKA) کی کمی واقع ہوتی ہے جس کا تعلق بزرگی یا سرطان کے ٹیومر کی افزائش کا سبب بننے والے ہارمون سے ہے۔

روزے کی حالت میں جسم کو مدافعتی نظام کے نقصان دہ، ناکارہ اور غیر فعال حصوں سے بھی چھٹکارہ مل جاتا ہے۔

(وائس آف امریکہ 7 جون 2014ء)

سیب ایک قیمتی پھل

سیب ایک خفیف ترش پھل ہے۔ جسے تمام پھلوں میں سے سب سے زیادہ قیمتی قرار دیا جاتا ہے۔ سیب کو محافظ اور مکمل غذا سمجھا جاتا ہے۔ سیب کا ابتدائی وطن مشرقی یورپ اور مغربی ایشیا ہے۔ دنیا بھر میں اس کی ساڑھے سات ہزار اقسام پائی جاتی ہیں ۔ اس میں وافر مقدار میں معدنی اور حیاتینی اجزاء پائے جاتے ہیں ۔ سیب کو چھلکے سمیت کھانا زیادہ فائدہ مند ہے۔

سیب میں آئرن، آرسینک اور فاسفورس وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں، ان کی بدولت خون کی کمی کا تدارک آسانی سے اس کا جوس پینے سے کیا جاسکتا ہے۔

سیب ہر طرح کے سر درد میں بہت مفید ہے۔ ایک خوب پکے ہوئے سیب کا چھلکا اتار کر اور درمیان والا سخت حصہ نکال کر روزانہ صبح نمک کے ساتھ کھانا کسی بھی قسم کے سر درد کا خاتمہ کرتا ہے۔ ماہرین نے انکشاف کیا ہے۔ جو لوگ غذا کے ذریعہ وافر مقدار میں پوٹاشیم لیتے ہیں وہ دل کے دورے سے محفوظ رہتے ہیں اور سیب میں پوٹاشیم کی کثیر تعداد ہوتی ہے۔

کچے سیب کا قدرتی ترش جوس گردے کی پتھری کو ختم کرنے کا سبب بنتا ہے۔

دانتوں کے ماہرین کا کہنا ہے کہ منہ کو صاف رکھنے کی صلاحیت جس قدر سیب میں ہے کسی اور پھل میں نہیں، کھانا کھانے کے بعد سیب کھانا ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ ٹوتھ برش کرکے دانت صاف کرتے ہیں۔

ربوہ میں سحر و افطار 11 جولائی

انتہائے سحر	3:32
طلوع آفتاب	5:08
زوال آفتاب	12:14
وقت افطار	7:19

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

11 جولائی 2014ء

5:30 am	درس القرآن 12 جنوری 1998ء
10:30 am	رمضان المبارک فقہ کی روشنی میں
12:40 pm	راہ ھدیٰ
3:25 pm	درس القرآن 13 جنوری 1998ء
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جولائی 2014ء

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/140 روپے بڑی -/550 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

وردہ فیبرکس (یہ آفر عید تک جاری رہے گی)
وردہ عید کولیکشن بوتیک سوٹ، بوتیک شرٹس، کرنکل دوپٹہ لان 4P ٹراؤزر، ٹائٹس، نیز دوپٹوں کی بے شمار ورائٹی دستیاب ہے۔ گھر میں پہننے کے لئے لان کے کُرتے =/400 روپے میں حاصل کریں۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

سنگ مرمر و گرے نائٹ کے کتبہ جات بنانے کا بااعتماد مرکز
اشرف ماربل سٹور
اقصیٰ چوک والے
کالج روڈ بالمقابل جامعہ سینئر سیکشن ربوہ
شیخ حمید احمد: 0332-7063062
شیخ طارق جاوید: 0334-6309472

لوٹ سیل۔ سیل۔ سیل
لیڈیز و بچگانہ ورائٹی Rs 250/=
مردانہ و لیڈیز فینسی ورائٹی Rs 350/=
رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ

نوزائیدہ اور شیرخوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0334-7801578

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

خداتعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ
اٹھوال فیبرکس
بوتیک ہی بوتیک، کاٹن بوتیک کی تمام ورائٹی پر
زبردست سیل سیل سیل
نیز مردانہ کپڑے کی تمام ورائٹی چیلنج ریٹ پر
امپورٹڈ بیڈ شیٹ کی ورائٹی دستیاب ہے۔
اعجاز احمد طاہر: 0333-3354914
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

FR-10

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES
Science | Engineering | Management
Medicine | Economics | Humanities
Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies

APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply

Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office:+4979405035030,Fax:+4979405035031,Mob:+4917656433243
Email: info@erfolgteam.com Skype: erfolgteam, Web: www.erfolgteam.com